دلاور فگار

(۱۹۲۹ء-۱۹۹۸ء)

اصل نام دلاور حسین اور فگار تخلص کرتے تھے۔ جائے ولادت بدایوں (یوپی، انڈیا) ہے جہاں اُن کے والدِ گرامی شاکر حسین ایک مقامی سکول میں استاد تھے۔ شعر کہنے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ ابتدا میں "شباب" تخلص کرتے تھے۔ والد کی ناگہانی وفات کے بعد بسلسلۂ روزگار محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کر لی لیکن اس کے باوجود اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا اور بی اے کرنے کے بعد تدریس و تعلیم کے پیشے سے منسلک ہوگئے۔ اسی دوران میں آگرہ یونیورسٹی سے اردو اور معاشیات کے مضامین میں ایم اے کے امتحانات پاس کر لیے اور بدایوں کو خیر باد کہ کر کراچی چلے آئے اور پھر اسی شہر کو اپنا مسکن بنا لیا۔ بعد ازاں کچھ عرصہ تک "کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (کے ڈی اے)" میں بھی ملازمت کی۔

دلاور فگار فطری طور پر موزوں طبع واقع ہوئے تھے۔ ابتدا میں سنجیدہ شاعری کرتے تھے جس کا مجموعہ "حادثے" کے عنوان سے شائع ہوا۔ انھی دنوں ایک دوست کو کچھ مزاحیہ نظمیں لکھ کر دینا شروع کیں تو ان نظموں کو بڑا پسند کیا گیا۔ جب دوستوں کو معلوم ہوا کہ ان نظموں کے خالق دلاور فگار ہیں تو دوستوں نے کہا کہ آپ کا میلانِ طبع تو مزاح کی طرف ہے اور مزاحیہ نظمیں کہنے کے لیے اصرار کیا تو مزاحیہ رنگ میں کہنے لگے اور اَن گنت نظمیں کہ ڈالیں۔

دلاور فگار کے شعری مجموعوں میں "انگلیاں فگار اپنی"، "ستم ظریفیاں"، "شامتِ اعمال"، "آداب عرض"، "مطلع عرض ہے"، "خدا جھوٹ نہ بلوائے"، "چراغِ خنداں" اور "کہا سنا معاف" شامل ہیں۔ یہ سب مجموعے "کلیاتِ فگار" کی شکل میں بھی چھپ گئے ہیں۔

دلاور فگار نے معروف امریکی سیاست دان اور امریکہ کے صدر جمی کارٹر کی کتاب: "Why Not the Best?" کا "خوب تر کہاں" کے نام سے اُردو ترجمہ کیا۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے ان کی علمی و ادبی خدمات کی بنا پر انھیں بعد از وفات تمغائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔

دلاور فگار بڑے زُود اور بسیار گو واقع ہوئے تھے اور ایک ہی نشست میں درجنوں شعر کہ دیتے تھے اور ہر بار نئے موضوع پر کہتے تھے۔ دلاور فگار کو ان کی مزاحیہ شاعری اور ان کے ظریفانہ رویوں کی بنا پر "شہنشاہِ ظرافت" اور "اکبرِ ثانی" کے القابات سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

شامل کتاب نظم "کرکٹ اور مشاعرہ" میں شاعر نے حقیقتِ حال بیان کرتے ہوئے مزاحیہ دل آویز انداز میں کرکٹ کے کھیل کا موازنہ مشاعرے کے ساتھ کیا ہے۔

NOT FOR SALE
PCTB

کرکٹ اور مشاعرہ

مقاصدِ تدریس:

۱۔ طلبہ کو اُردو کی ظریفانہ شاعری کی روایت سے آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کو بتانا کہ طنزیہ و مزاحیہ شاعری دراصل زندگی کے ناہموار رویّوں کا بیان ہے۔
۳۔ طلبہ کو دلاور فگار کے کلام کی شعری خصوصیات سے آگاہ کرنا۔
۴۔ طلبہ کو بتانا کہ اُردو نظم و نثر میں دوسری زبانوں کے عام فہم الفاظ کا استعمال بالکل دُرست ہے۔
۵۔ طلبہ میں شعری شعور اور حسِ مزاح بیدار کرنا۔
۶۔ طلبہ کو علم بیان کی قسموں: مجازِ مرسل اور کنایہ سے آگاہ کرنا اور جملے کی اقسام: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کے بارے میں بتانا۔

مشاعرہ کا بھی تفریح ایم[1] ہوتا ہے
مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا گیم[2] ہوتا ہے
وہاں جو لوگ کھلاڑی ہیں وہ یہاں شاعر
یہاں جو صدر نشیں ہے وہاں ہے امپائرٗ[3]
وہاں ریاضِ مسلسل سے کام چلتا ہے
یہاں گلے کے سہارے کلام چلتا ہے
وہاں بھی کھیل میں نوبال[4] ہو تو فاؤل[5] ہے
یہاں بھی شعر میں اِہمال ہو تو فاؤل[5] ہے
وہاں ہے ایل بی ڈبلیو،[6] یہاں یہ چکّر ہے
کہ عندلیب مؤنّث ہے یا مُذکّر ہے
وہاں بھی صرف مُقدّر کا کھیل ہوتا ہے
جو اَن لکی ہے یہاں بھی وہ فیل[7] ہوتا ہے
وہاں ہے ایک ہی کپتان پوری ٹیم[8] کی جان
یہاں ہر ایک پلیئر[9] بجائے خود کپتان

NOT FOR SALE PCTB

1 Aim 2 Game 3 Empire 4 No ball 5 Foul 6 L.B.W. 7 Fail 8 Team 9 Player

یہاں کچھ ایسے بھی کپتان پائے جاتے ہیں
جو رن[1] بناتے نہیں ہٹ لگائے جاتے ہیں
وہاں جو لوگ اناڑی ہیں وقت کاٹتے ہیں
یہاں بھی کچھ مُتشاعِر دماغ چاٹتے ہیں
ہوا کرے اگر اسکور[2] اس کا زیرو[3] ہے
یہاں جو شخص پھسڈی ہے وہ بھی ہیرو[4] ہے
ادب نواز پہ شاؤٹ[5] یہاں بھی ہوتے ہیں
یہ بدنصیب رن آؤٹ[6] یہاں بھی ہوتے ہیں
مرے خیال کو اہلِ نظر کریں گے کیچ
مشاعرہ بھی ہے اک طرح کا کرکٹ میچ

(خدا جھوٹ نہ بلوائے)

NOT FOR SALE PCTB

---

❶Run, ❷Score, ❸Zero, ❹Hero, ❺Shout, ❻Run out

مشق

۱. نظم "کرکٹ اور مشاعرہ" کے متن کے مطابق مصرے مکمل کریں۔

(الف) مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا__________ ہوتا ہے

(ب) یہاں جو__________ ہے وہاں ہے امپائر

(ج) یہاں بھی کچھ__________ دماغ چاٹتے ہیں

(د) یہ بدنصیب__________ یہاں بھی ہوتے ہیں

(ہ) مشاعرہ بھی ہے اِک طرح کا__________

۲. نظم "کرکٹ اور مشاعرہ" کے متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے کرکٹ کو مشاعرے کے مماثل کیوں قرار دیا ہے؟

(ب) کرکٹ میں جو شخص امپائر کہلاتا ہے، مشاعرے میں اسے کس نام سے پکارا جا سکتا ہے؟

(ج) شاعر نے کرکٹ میں ایل بی ڈبلیو ہونے والے کھلاڑی کو مشاعرے میں کس شاعر کے مشابہ قرار دیا ہے؟

(د) شاعر نے کرکٹ کے اناڑی کھلاڑیوں کو مشاعرے کے کن لوگوں کی مانند کہا ہے؟

(ہ) مشاعرے میں رن آؤٹ ہونے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۳. درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

مشاعرہ	کرکٹ	مقدر	اناڑی	تشاعر	میچ

۴. درج ذیل الفاظ کا درست تلفّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

تفریح	عندلیب	مشاعرہ	اہمال	بدنصیب

۵. درج ذیل تراکیب و محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

ریاضِ مسلسل	مقدر کا کھیل	وقت کاٹنا	دماغ چاٹنا	اہلِ نظر

NOT FOR SALE
PCTB

علمِ بیان:

سبق "ابتدائی حساب" کی مشق میں علمِ بیان کی تعریف اور تشبیہ واستعارہ کا ذکر مکمل ہو چکا ہے۔ یہاں مجازِ مرسل اور کنایہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مجازِ مرسل:

- آپ "الحمد" سنائیں (جُز سے کُل)
- میں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں (کُل سے جُز)
- ایک گلاس پی لو (ظرف سے مظروف)
- پانی لے آؤ (مظروف سے ظرف)

پہلے جملے میں "الحمد" کہ کر پوری سورۂ فاتحہ مراد ہے یعنی جُز سے کُل مراد لیا گیا ہے۔ دوسرے جملے میں "میں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں"، چوں کہ کانوں میں انگلی کا کچھ حصّہ ہی جا سکتا ہے، اس لیے کُل کہ کر جُز مراد لیا گیا ہے۔ تیسرے جملے میں "گلاس" سے پانی مراد ہے جو گلاس کے اندر موجود ہے یعنی ظرف کہ کر مظروف مراد لیا گیا ہے۔ اِسی طرح چوتھے جملے میں پانی سے مراد وہ برتن ہے جس کے اندر پانی ہے، یعنی مظروف کہ کر ظرف مراد لیا گیا ہے۔

یہ سب مجازِ مرسل کی صورتیں ہیں۔ اسی طرح مجازِ مرسل کی بہت سی صورتیں روز مرہ بول چال میں آتی ہیں۔ گویا مجازِ مرسل کی تعریف یوں ہوئی کہ:

"جب کوئی لفظ حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ اس میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو تو اسے مجازِ مرسل کہتے ہیں۔"

۶ درج ذیل مثالوں میں مجازِ مرسل کی نشان دہی کریں۔

(الف) نہر بہ رہی ہے۔

(ب) آسمان سے سونا برس رہا ہے۔

(ج) قلم تلوار سے طاقت ور ہے۔

کنایہ: کنایہ کے معنی ہیں اشارے سے بات کہنا اور کنایہ کی اصطلاحاً تعریف ہے:

"کسی لفظ سے ایسی بات مراد لینا جو اس کے معنوں کو لازم ہو۔ "شترِ بے مہار" کا مفہوم زبان دراز یا بے ہودہ باتیں کرنے والا ہے اور "پیٹ کا ہلکا" کنایہ ہے راز کی بات کہ دینے والے کی طرف۔

"شترِ بے مہار" کے معنی ہیں "وہ اونٹ جس کی نکیل نہ ہو"۔ دوسرے مرکّب کے معنی ہیں: "ہلکے پیٹ والا آدمی" لیکن جب ان کلمات سے ایسے معانی مراد لیے جائیں جو ان کے اصل معنوں کے لیے لازمی یا صفاتی ہیں تو اس لفظ یا کلمے یا مرکّب کو کنایہ کہیں گے۔ جب اونٹ کی نکیل نہ ہو گی تو وہ لازماً بلبلاتا پھرے گا۔ ہلکے پیٹ کی لازمی صِفَت ہو گی کہ کوئی چیز اس میں نہ ٹھہرے اور وہ راز کی بات جلد اُگل دے۔ کنایہ علمِ بیان کی بہت اچھی صورت ہے جس سے تحریر و تقریر میں لطف پیدا ہوتا ہے۔

NOT FOR SALE
PCTB

۷ درج ذیل جملوں میں کنایہ کی نشان دہی کریں۔

(الف) مفلسوں اور ناداروں کے لیے اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

(ب) بُڑھیا کی بیٹی کا کوئی رشتہ نہ آیا اور سر کے بالوں میں چاندی اُتر آئی۔

جملے کی اقسام

جملے کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ذیل میں صرف دو مشہور قسموں کا ذکر کیا جاتا ہے:

- جملہ اسمیہ
- جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس میں مُسند الیہ اور مُسند دونوں اسم ہوں اور اس کے آخر میں فعل ناقص آئے۔ مثلاً: حمید ذہین ہے۔

اس مثال میں "حمید" اور "ذہین" دونوں اسم ہیں اور "ہے" فعل ناقص ہے۔ چناں چہ یہ جملہ، جملہ اسمیہ ہوا۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس میں مُسند الیہ اسم ہو اور مُسند فعل ہو۔ مثلاً: جمیل پڑھتا ہے۔ اس جملے میں "جمیل" اسم ہے اور "پڑھتا ہے" فعل ہے۔ چناں چہ یہ جملہ، جملہ فعلیہ ہوا۔

جملہ فعلیہ کے تین اجزا ہوتے ہیں: فاعل، مفعول اور فعل تام۔ مُسند الیہ کو فاعل، مُسند کو مفعول اور آخر میں آنے والے فعل کو فعل تام کہتے ہیں۔ مثلاً: حمید نے سیب کھایا۔ اس مثال میں "حمید" فاعل ہے، "نے" علامتِ فاعل، "سیب" مفعول اور "کھایا" فعل تام ہے۔

جملہ اسمیہ کی ترکیبِ نحوی	جملہ فعلیہ کی ترکیبِ نحوی
اسلم گھر پر موجود ہے۔	بچّوں نے کتاب میز پر رکھ دی۔
اسلم -- مبتدا یا اسم	بچّوں -- فاعل
گھر -- اسمِ مجرور	نے -- علامتِ فاعل
پر -- حرفِ جار	کتاب -- مفعول
موجود -- خبر	میز -- اسمِ مجرور
ہے -- فعل ناقص	پر -- حرفِ جار
•	رکھ دی -- فعل

۸ درج ذیل جملوں کی ترکیبِ نحوی کریں۔

(الف) احمد بہت لائق ہے۔

(ب) کتا بلّی کے پیچھے دوڑا۔

NOT FOR SALE PCTB

سرگرمی:

- کوئی بلند آہنگ طالب علم دلاور فگارؔ کی یہ نظم کلاس میں مزاحیہ انداز میں سنائے۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں بتایا جائے۔
۲۔ اساتذہ طلبہ کو اس نظم میں آنے والے تمام انگریزی الفاظ کے ہجے (سپیلنگ) بتائیں۔
۳۔ اساتذہ طلبہ کو اُردو کے دو اور مزاحیہ شاعروں: سیّد محمد جعفریؔ اور سیّد ضمیر جعفریؔ کے بارے میں بھی معلومات دیں۔
۴۔ اساتذہ طلبہ کو مزاحیہ شاعروں کے ایسے اشعار سنانے کو کہیں جو زبان زدِ خاص و عام ہیں۔

NOT FOR SALE